السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَن عَمِلَ عَمَلاً لَیسَ عَلَیہِ أَمرُنَا فَھوَ رَدٌّ))

‘‘جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے مطابق نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔’’

کیا بدعتی کا وہی عمل غیر مقبول ہوتا ہے جو بدعت ہے یا (اس کی وجہ سے) اس کے تمام اعمال غیر مقبول ہوجاتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بدعتیں کئی طرح کی ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو دین کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہیں، کچھ وہ ہیں جن کا تعلق عباد کے طریق ادائیگی سے ہے، یا دین میں کسی غیر مقبول ہوجاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَدِمنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِن عَمَلٍ فَجَعَلنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ٢٣ ... الفرقان

‘‘ہم ان علموں کی طرف آئیں گے جو انہوں نے کئے اور انہیں بکھرا ہوا غبار بنا دیں گے۔’’

اگر بدعت کا تعلق عبادت کی کیفیت سے ہو مثلا اجتمادی طور پر ذکر، تکبیرات اور تلبیہ ادا کرنا، یا بدعت اس قسم کی ہو کہ دین میں ایک نیا کام شروع کر دیا جائے جو شریعت میں موجود نہیں مثلا میلا منانا، تو یہ عمل مردود اور ناقابل قبول ہوگا۔

کیونکہ صحیحین میں بنی ﷺ کا یہ فرمان مروی ہے:

((مَن أَحدَثَ فِی أَمرِنَا ہذَا مَا لَیسَ مِنہ فَھوَ رَدٌّ))

‘‘جس نے ہمارے اس دین میں ایسا نیا کام نکالا جو اس میں اس نہیں ہے تو بہ مردود ہے۔’’

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ